اجتماعیت کا فقدان

19:33 | 2017 جمعہ 26 مئی

آدم کو جب بنایا گیا تو سب فرشتوں کو حکم ہوا کہ آدم کو سجدہ کریں سب نے آدم کو سجدہ کیا مگر ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کیا اور کہا آدم تو مٹی سے بنا ہے اور میں آگ سے، آگ مٹی کو کیسے سجدہ کر سکتی ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو اپنے دربار سے نکال دیا اور ابلیس جو اللہ کا سب سے برگزیدہ اور فرشتوں کا سردار تھا جس نے کئی ہزار برس تک عبادت کی مگر جب اُس نے انکار کہا اللہ کے حکم کا اور غرور میں آکر انفرادیت کی تصویر بن گیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے ہمیشہ کیلئے اپنے دربار سے نکال دیا آدم اور ابلیس کے اس واقعہ سے انفردیت کا آغاز ہوا اور جس جماعت فرشتوں نے حضرت آدم کو سجدہ کر کے اجتماعیت کا ثبوت دیا وہ آج ہی اللہ کی ہاں مقبول اور برگزیدہ ہیں اور انفردی کام کرنے والا خود کو دیگر سے الگ کرنے والا ابلیس ہمیشہ کے لیے دھتکار کیا اللہ تعالیٰ اور دین فطرت ہمارے مذہب اسلام نے بھی اجماعیت کو ہمیشہ پسند کیا اور اجتماعیت کی شکل میں رہنے اور احکامات دین اسلام پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے انفردیت اور اجتماعیت میں فرق کیا ہے۔ انفردیت اکیلا یعنی میں اور اجتماعت میں بہت سے یعنی ہم اسلام میں تو کہیں پر بھی انفردیت نہیں ہے ہر موقع پر اجتماعیت کا حکم ہے کلمہ کے بعد دوسرا رکن اسلام نماز ہے اور اس کو بھی ہمیشہ اجتماعی طور پر جماعت کے ساتھ ادا کرنے کا حکم ہے اگر کوئی بہت بڑی مجبوری ہو تو انفردی طور پر بھی پڑھ سکتے ہیں مگر جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور جماعت کے ساتھ نماز ستر گنا زیادہ افضل اور اسکا درجہ اتنا بلند ہے اسی طرح اکھٹے سفر کرنے کو بھی افضل بتایا گیا ہے ۔ کیونکہ اکیلئے سفر کر کے راستہ میں بہت سے تکلیفوں اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے

جماعت اور قافلہ کی شکل میں سفر کرنے سے بہت کسی سے مسائل کا حل نکل آتا ہے۔ پہلے زمانے میں لوگوں قافلوں کی شکل میں سفر کرتے تاکہ ڈاکوؤں اور دیگر مسائل سے بچا جا سکتے اکھٹے کھانا کھانے کی ہی بہت فضیلت ہے حضرت ابراھیمؑ کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ وہ اکیلئے کھانا نہ کھاتے اگر کوئی مہمان موجود نہ ہوتا تو باہر سے کسی کو پکڑ کر لاتے کہ میرے ساتھ کھانا کھاؤ وہ کہتے کہ اکیلئے کھانا کھاؤ گا تو میں اللہ کے اس رزق کا قیامت کے دن حساب کیسے دوں گا جبکہ اکھٹا کھانے کا مجھ سے اسکا حساب طلب نہ ہو گا۔ نبی کریمؐ زیادہ وقت صحابہؓ کی جماعت میں گزارتے تاکہ ان کی تربیت بھی ہو جائے اور امت کو اجتماعیت کا درس بھی ملے بنیؐ معاملات میں اپنی جماعت سے لازمی مشورہ کرتے اور مشورہ کرنے کو پسند بھی کیا ہے۔ بنیؐنے نظام ظلم کے خلاف جدوجہد کی اور نظام ظلم کو ختم کیا اور نظام عدل کو غالب کر کے مدینہ میں سے اسلامی معاشرے کی بنیاد رکھی اس میں ان کی ٹیم اور جماعت شانہ بشانہ رہی اس دوران آپؐ اور آپکیؐ جماعت پر مظالم کے پہاڑ توڑے گئے مگر آپؐ نے کبھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور آپ ﷺ جدوجہد

میں لگے رہے جس کے نتیجہ میں ظلم کا نظام آکر ختم ہوااور اسکی جگہ عدل کے نظام نے لی۔اس طرح قرآن میں حکم ہوتا ہے اھدنا الصراط المستقیم۔ ہمیں سیدھا دکھا" اگر انفرادیت کی بات ہوتی یا انفردیت کو پسند کیا جاتا تو ایسے کہا جاتا مجھے سیدھا راستہ دکھا" حدیثؐ ہے کہ انسانوں میں بہترین وہ ہے جو دوسروں کے لیے مفید ہو" ان تمام باتوں سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اسلام میں اجتماعیت کی بات ہوئی اور اجتماعیت کو پسند کیا گیا کہیں پر بھی انفردیت کا ذکر نہیں جبکہ دوسری طرف ہمارے آج کے معاشرے میں انفردیت کی تعلیم دی جارہی ہے۔ ظالم کا نظام قائم کرنے والوں اور اسکی بقاء میں مصروف طاقتوں اور قوتوں کو یہ علم ہے کہ جس روز مسلمان اجتماعیت کی طاقت کو سمجھ گئے اور اانفردیت کی سوچ ان کے اندر سے نکل گئی تو ہمارے لئے ظلم کے نظام کا قائم رکھنا مشکل تو کیا ناممکن ہو جائے گا اُس وجہ سے وہ ہم میں انفردیت پیدا کرنے کی کوششوں میں گئے لگے ہوئے ہیں۔ انفردیت ابلیس کا کام ہے اور ابلیس کے بعد یہ چیز ہمیں اس کے پیروکاروں فرعون، قارون، نمرود، شداد، میں نظر آتی ہے جو خود کو زمانے میں سب سے الگ اور منفرد سمجھتے تھے اور اُس چیز کو میکاولی اور دیگر اس کے حامی لیکر چلے اور اسی پر سولہویں صدی کے شیطانی مفکر میکاولی نے survival for the fittest کی تھیوری پیش کی کہ جیو صرف اپنے ہے اور جینے کا حق صرف طاقتور کو ہے اور اگر دنیا میں رہنا ہے تو دوسروں کو روندتے ہوئے خود سب سے بلند جگہ پر پہنچ جاؤ جہاں سے کوئی تم سبقت نہ جاسکے اور پھر اس تھیوری نے موجودہ سرمایہ دارانہ نظام کی بنیاد رکھی جس کا تحت کامیابی کا ایک ہی معیار مقرر کیا گیا اور وہ تھا دولت جس کے پاس جتنی دولت ہو گی (Capitalism) ملا معاشرے میں اسکا اتنا بڑا مقام ہو گا دولت وہ چاہے جس طریقے سے کما کے لائے چوری کرے ڈاکہ ڈالے کچھ بھی کرے اور جب اس کے پاس دولت جمع ہو جاتی ہے تو وہ معاشرے کا بااثر شخص بن جاتا ہے اور اس کے بعد وہ جو تجھ کرتا ہے اسے اجازت ہے چاہیے وہ کسی غریب کی جان لے یا انکی عزت سے کھیلے کوئی اس سے نہیں پوچھ سکتا اور اس نظام زر نے پھر انفردیت کی وہ دوڑ شروع کروائی کہ پورا معاشرہ انفردیت کی تصور بن گیا ہم سب میں انا پرستی آگئی ہم سب اپنی زات کے بارے میں سوچنے لگے اپنی زات سے آگے کوئی چیز نہ رہی اس انفردیت کی وجہ سے ہم انفرادی، لسانی، مسلکی گروہ میں بٹ گئے اور ایک دوسرے کی جانیں لینے گئے۔ معاشرے مقتدر طبقات نے سرمایہ داری کی بنیاد پر غلط سیاسی نظام قائم کر کے اور ظلم کا معاشی نظام مسلط کر کے سب سے بڑا مسئلہ قائم کیا ہوا۔ نظام ظلم میں بھی انفردایت کی کھل کر تشہیر کی اور اس کو معاشرے میں ایسے اجاگر کیا کہ ہر کوئی اجتماعیت کو بھول گیا، فلموں، ڈراموں اور کارٹون کے زریعے ہیر وازم کو پروان چڑھایا گیا، ایک شخص ایک بڑا کارٹون دیگر تمام کو ختم کر کے تمام مسائل حل کر لیتا ہے سپر مین اور سپائڈر مین کبھی ہواؤں میں اڑتا ہے ہے کبھی بلند عمارتوں پر چڑھ جاتا ہے اس طرح سلطان راہی اور دیگر ہیرو دو سو لوگوں کو مار کر بھی نہیں مرتے جبکہ بعض فلموں میں ایک اکیلا شخص پورے معاشرے اور ملکوں میں تبدیلی لے آتا ہے اسلام کی تاریخ میں سے محمد بن قاسم طارق بن زیاد جیسی شخصیات کو باہر نکال کر لائے اور ان کا کارنامے بیان کرنے لگے جیسے وہ اکیلے تمام کام سرانجام دیتے رہے

ہیں ان کے پیچھے کام کرنے والے نظام اور سوچ کو یکسر نظرانداز کر رہا تاکہ کسی کا ذہن اس طرف نہ چلا جائے اور ہر کوئی انفردیت میں پڑا رہے سرمایہ داریت نے ہمارے پیارے نبیؐ اور انکے صحابہ حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ، حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علیؓ کی ذات تک کو نہیں بخشا اور انکی زات کو ہمیشہ انفرادی حثیت میں دکھانے کی کی کوشش کی اور انکی زاتی خوبیاں بیان کرتے تاکہ مسلمان اس نظام سے واقف نہ ہو جائیں جس کے تحت حضورؐ مکہ میں تبدیلی لائے اور نظام عدل قائم کیا۔انفرادی نیکی کو بھی بہت بڑھ بڑھ کر پیش کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے انفرادی نیکی کی حثیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا مگر کوئی شخص نماز پڑھے یا اللہ اللہ کرتا رہے اور معاشرے میں ظلم کو نظام قائم ہو اور اسکے خلاف جدوجہد نہ کرے تو اس کی انفرادی نیکی سے اسلام کی کون سی خدمت ہو گی، اللہ تعالی نے فرشتوں کو ایک علاقے کو تباہ کرنے کا حکم دیا، فرشتوں نے کہا وہاں پر ایک شخص دن رات آپکی عبادت میں مصروف رہتا ہے۔اللہ تعالی نے حکم دیا کہ پہلے اس کو تباہ کرو کیونکہ وہ خود تو عبادت کرتا ہے مگر دوسروں کو ظلم سے نہیں روکتا، آج جماعت کو لیڈر سے اور لیڈر کو جماعت سے کاٹ کر پیش کرنے کی رویات جنم لے رہی ہیں، علامہ اقبال نے فرمایا تھا،

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں

موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

آج اگر ہمیں اس نظام ظلم کا خاتمہ کرنا ہے اور عدل کا نظام لانا ہے تو اس کے لیے قوم کے نوجوانوں کی اجتماعی جماعتص جو تشدد اور توڑ پھوڑ کے بغیر نظام کو بدلنے کے لیے جدوجہد کرے اور اس ظلم کے نظام کو ختم کر کے نظام عدل قائم کرے جس طرح ہمارے پیغمبر نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کے ساتھ مل کر مدینہ میں نظام عدل قائم کیا تھا